ایک نامۂ اخلاص و مودت

" دفتر میں آئے دن دوستوں اور مخلصوں کے اس طرح کے خطوط آتے ہی رہتے ہیں لیکن ان کو شائع کرنے کا کبھی خیال تک نہیں آتا تھا، مخلص دوست ظ انصاری صاحب کا یہ نامۂ اخلاص جیسے ہی ہم دست ہوا معلوم نہیں کیوں اس کو شائع کر دینے کا ارادہ ہونے لگا، پھر بھی سوچتا رہا یہاں تک کہ مضامین کی ترتیب میں ایک خلا سامنے آگیا اور قدرتی طور پر اس کو پُر کرنے کی فکر ہوئی۔ اس چھوٹے سے "خلا" میں کوئی مضمون نہیں آسکتا تھا اس لئے رجحان یہی ہوا کہ اخلاص و مودت کی ان شعاؤں کو ناظرین برہان تک پہونچا ہی دیا جائے۔ (ع)

محترم مفتی صاحب۔ تھوڑی دیر ہوئی ڈاک سے بُرہان آیا۔ میں کئی روز سے سوچ رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک یاددہانی کا عریضہ روانہ کروں گا۔ اور اس میں مجھے آپ سے یہ عرض کرنا تھا کہ :-

(۱) آپ نے بُرہان میں ' ورق ورق ' کتاب پر تبصرہ نہیں فرمایا۔

(۲) آپ نے وہ تین چار نثر پارے جو میں نے دفتر میں محض حافظے کی مدد سے لکھ دیئے تھے (اپریل ۱۹۵۳ء) ' ورق ورق ' کے زیرعنوان ' وہ بھی شائع نہیں فرمائے ، میرے پاس ان کی کوئی نقل نہیں ہے ' اگر وہ برہان میں یا کہیں شائع نہ ہوئے تو بس گویا ضائع ہو گئے۔

لیکن یہ خط میں کئی روز سے لکھنا چاہتا تھا اور نہیں لکھا گیا۔ پھر بھول گیا۔ بات آئی گئی ہوئی۔ برہان آیا تو اُس کے اڈیٹوریل میں ندوۃ المصنفین کی حالت پڑھی۔ اور جس دردمندی کے ساتھ پڑھنے والوں کو متوجہ کیا گیا ہے، اس کا احساس ہوا۔ میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اس کی کوئی تمنا نہیں ہے کہ آپ کے ادارے سے مجھے کوئی فیض ہی پہونچے، لیکن جیسا آپ کا ادارہ ہے، اور جیسے آپ خود ہیں، ایسے اداروں اور ایسی ہستیوں کی (جو ایک دوسرے کا حصہ ہیں) تعداد ملک میں آدھی درجن بھی نہیں اور ایک مذہبی آدمی نہ ہونے کے باوجود میں یقین رکھتا ہوں اور کہیئے تو اس یقین کو علی الاعلان لکھوں بھی کہ آپکی محنت کے اس ثمر کو اور آپکے مشن کو جیسا وہ ہے اسی لائن پر باقی رہنا چاہیئے ۔۔ زندہ رہنا چاہیئے ۔ اور کل جب معاشی تنگیوں کا طوق گلے سے اُتر چکے گا تو ایسے صاحب نظر اور روشن فکر لوگ ضرور موجود ہونگے جو اُسے سماجی سرپرستی کے ساتھ زندہ رکھنے کا تمام انتظام کریں گے ۔

ہاں — یہ مسئلہ آج کا ہے۔ بتائیے۔ میں کیا کروں؟ بے غرض جو کام مجھ سے ہو سکتا ہو وہ آپ ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ بھیجیے تعمیل کروں گا۔ یہ محض لفاظی نہیں ہے۔ پانچ ممبر بنانے کا جو آپ نے مشورہ دیا ہے وہ اگر وا سبب کفائی نہیں ہے تو انشاء اللہ میں اگلے مہینے کے خاتمے سے پہلے پانچ ممبروں کی فیس بھیجتا ہوں مگر اس سے مجھے تسکین نہ ہوگی۔

کچھ اور چاہیئے وسعت مرے بیاں کے لئے

دو کتابیں جو چھپنے والی ہیں اور یقیناً مقبول ہوں گی وہ دو پبلشروں کو دے چکا ہوں اگر اجازت ہو (محض اجازت) تو وہ دونوں وہاں سے واپس منگوانے کے لئے آپ کا جواب آتے ہی خط لکھ دوں۔ ایک انجمن ترقی اردو کے پاس ہے، دوسری مکتبہ اردو لاہور کے پاس۔ آپ انہیں میرا ہدیہ سمجھئے اور انہیں شائع کر دیجیے مکتبے کی طرف سے اور اس کی رائلٹی سے میں (پہلے ہی) آپ کو فارغ خطی لکھے دیتا ہوں۔ جو بھی رائلٹی ہو وہ اسی مکتبے میں میرا چندہ سمجھی جائے۔ بالکل رضاکارانہ۔

اگر مکتبہ برہان یا ندوۃ المصنفین جیسے صرف آدھے درجن پبلشر اور علمی ادارے ملک میں قائم ہو جائیں یا باقی رہ جائیں تو میں سمجھتا ہوں اس کی بدولت ہم بدبختوں میں اور اس زبان میں جس کے ہم عاشق ہیں علمی اور ادبی کام کا ایک معیار بنا رہے گا۔ ورنہ اس لائن میں جو اخلاقی دیوالیہ پن پایا جاتا ہے وہ اس درجہ شرمناک ہے کہ ہم اپنی زبان کی طرف سے چند اداروں کا نام بھی غیروں کے سامنے نہیں لے سکتے۔ یہ سوال ایک ذات یا ایک ادارے کا نہیں۔ بلکہ ایک زبان کے اشاعتی معیار۔ اور وہ بھی معیار اخلاق کا ہے۔ میں اس زبان کے ایک خادم کی حیثیت سے اپنا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ اگر قبول ہو۔ یا جو حکم؟ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ ۱۹ر اکتوبر ۵۳ء

العلم والعلماء

یہ بہت بڑے امام حدیث علامہ ابن عبدالبر کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت نفیس ترجمہ ہے۔ کتاب کے مترجم مشہور ادیب اور بے مثال مترجم عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں۔ یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا تھا جو اب ندوۃ المصنفین سے شائع کیا گیا ہے۔

علم و فضیلت علم و علماء پر اس درجے کی کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ صفحات ۳۰۰، بڑی تقطیع، کاغذ، کتابت طباعت بہت عمدہ۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے۔ مجلد پانچ روپے آٹھ آنے۔

منیجر ندوۃ المصنفین۔ اردو بازار۔ جامع مسجد۔ دہلی ۶